Lesson 3: Ale Imraan (Ayaat 23 - 32): Day 133 سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ آپ رات (کے اجزا) کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزا) کو رات میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچہ) اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے بیضہ) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔

دن رات کا ذکر یہاں کیوں کیا گیا؟

ایک تو اللہ کی قدرت کی نشانی ہیں دوسرا یہ استعارے بھی ہو سکتے ہیں۔

کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی سورج کو اپنی مرضی سے طلوع یا غروب نہیں کر سکتی۔ قرآن میں یہی پیغام دو جگہ آتا ہے۔ اسی طرح موسم بھی اللہ کی مرضی کے محتاج ہیں۔ گرمی، سردی، بارش، برفباری سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ دوسری طرف اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ دُکھ اور سکھ بھی اللہ کی مرضی سے آتے ہیں۔

فارسی کا ایک محاورہ ہے کہ رات جتنی گہری ہوتی ہے صبح اُتنی ہی قریب ہوتی ہے۔ عربی میں کہتے ہیں کہ جب جوسر میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے تو پھر ہی بہترین رَس / جوس نکلتا ہے۔۔ اپنے اوپر مثال لے کر دیکھیں کہ مال گیا، شوہر ناراض، بچے بدگمان، رشتے دار منہ پھیر گئے۔ جب معاملہ ہاتھ سے نکل جائے پھر آپ کے اندر سے طاقت پیدا ہو گی۔ اگر کورس مشکل لگے تو اپنے آپ کو حوصلے سے پھر کھڑا کر

لیں۔ اپنے عمل میں تبدیلی لائیں۔ اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لیں۔ آپ کو لگے کہ اللہ میرے ساتھ ہے یہ تو کوئی مشکل ہی نہیں۔ آپ کے عمل سے پتا چلے کہ آپ کا تعلق اللہ سے کتنا مضبوط ہے۔ دین والے کی زندگی فرق ہونی چاہئے۔

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

مثال: زندہ سے مردہ، مرغی سے انڈہ۔ انڈے میں سے مرغی۔ ماں بچے کی مثال۔

دوسری مثال کافر کے گھر میں مسلمان، آزر کے گھر میں ابراہیمؑ۔ اور مسلمان کے گھر میں کافر، نوحؑ کے گھر میں کنعان۔ نیک والدین کی بُری اولاد۔ عیّاش والدین کی نیک اولاد۔ اب اپنے اوپر لے کر دیکھیں۔ کل تک ہمارے دل مُردہ تھے ہم دنیاداری میں مصروف تھے۔ گناہ کی زندگی تھی۔ اپنا آج اور آنے والا کل دیکھیں۔ اللہ کو یہ پرواہ نہیں آپ کتنے گناہ کر کے آئے ہیں۔ اب توبہ کے بعد آپ کا عمل کیسے بدلا ہے۔

اللہ یہ دیکھے گا کہ جب نیکی کا موقع ملا تو پھر آپ نے کیسا عمل کیا۔

موسیٰؑ سے تو قتل تک ہو گیا، اُن کو نبوّت مل گئی۔ غلطی ہوئی توبہ کر لیں۔ نیک عمل کرنا شروع کر دیں۔ ایک روایت ہے کہ جو جتنے زیادہ گناہ کر لے پھر اللہ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ کو اُس کے واپس آنے کی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ اُس کو بخش دیتا ہے۔ جو کفر میں بڑھا ہُوا ہوتا ہے وہ جب دین پر آ جائے تو کیسے عمر فاروقؓ بن جاتا ہے۔ اپنی پرانی زندگی پر کبھی ڈیپریس اور پریشان نہ ہوں، توبہ کریں اور لوگوں

کو بتائیں کہ میں کیسے چوتھی لین سے نکل کر پہلی لائن میں آ گئی ہوں۔ میری زندگی کیسے بدلی ہے۔ گناہ میں اور گناہ چھوڑ کر آنے میں فرق ہے۔ گناہ چھوڑ کر آئیں اللہ بہترین قدر کرنے والا ہے۔

کبھی گناہ کو دلیل بنا کر پیچھے نہ ہوں۔ آگے بڑھ بڑھ کر نیکیاں کریں۔

وَتَرۡزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ : مال، عزّت، محبت، خوبی، صلاحیت شہرت، رشتے ناطے اور دنیا کی نعمتیں سب کچھ رزّق ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ یہ سب وہ دے گا۔ تم دین لینے آؤ، اللہ تمہیں دنیا بھی جھولیاں بھر کر دے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ حدیث کا خلاصہ ہے کہ دنیا کی طرف بھاگیں تو یہ آگے بھاگتی ہے اور اِس سے دور جائیں تو یہ آپ کے پیچھے آئے گی۔

اُمتِ مسلمہ کو کیسے عزّت ملے گی؟ مال لیا تو وہ ایڈ ہمارے لئے ایڈز بن گئی۔ دوسروں کی طرف نہ دیکھیں۔ خود محنت کریں اور اللہ سے مانگیں۔

لَّا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِىۡ شَىۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰٮةً ‌ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ‌ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸﴾

مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی یہ کام کرے اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر اس صورت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو اور اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

ہمارے غیر مسلموں سے کیسے تعلقات ہونے چاہئیں؟

اَوۡلِيَآءَ قلبی دوست، ساتھ دینے والا، مدد کرنے والا۔ غیر مسلم کو گہرا دوست نہ بنائیں۔

پھر اللہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں کرنی۔

میرا دوست، میری اپنی دوست۔ میری دوست کی دوست بھی میری دوست۔ میری دشمن، میری دوست کا دشمن میرا دشمن۔

اَب اللہ کے دوست آپ کے دوست ہونے چاہئے اور اللہ کے دشمن ہمارے بھی دشمن ہیں۔

ہمارے دین کی خوبصورت بات یہ کہ ہر جگہ آسانی دی ہے۔ ہم نے اللہ کے دشمن کے ساتھ صرف ظاہری اور سرسری سا تعلق رکھنا ہے، گہری دوستی نہیں۔

تُقٰىةً : یہاں سے شیعہ لوگوں نے یہ لفظ نکالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ علیؓ کو دل میں ابو بکرؓ بُرے لگتے تھے لیکن وہ تقعیہ کر کے دل میں چھپاتے رہے تو یہ جائز ہے۔ یعنی داڑھی کاٹ لو، لیکن دِل سے بُرا لگتا ہے تو ظاہری عمل جیسے مرضی کر لو، اللہ کو سب پتا ہے یہ جائز ہے۔ یہ خود سے بنائی ہوئی بات ہے۔ نہ تو علیؓ نے ایسا کچھ فرمایا اور نہ ہی اسلام کا ایسی گھڑی ہوئی باتوں سے کوئی تعلق ہے۔ قرآن سے خود باتیں اپنے مطلب کی بنالینا جائز نہیں ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ: اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔ کسی اور سے ڈر کر اُس سے تعلقات نہ بڑھاؤ۔ نفس کے معنی، جسم، روح تمہارا اپنا آپ ہے۔

اگر ہم اوپر سے کہہ بھی دیں تو اللہ کو سب پتا ہے۔ کفار کے دین کی محبت۔ اپنے آپ کو کفّار کی طرح بنانا۔ اُن کی طرح منگنی، شادی مہندی اور سالگرہ کرنا۔

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہم سب کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اپنا نام لکھ لیں کہ میں نے جو نیکی کی ہو گی وہاں پتا چل جائے گی۔ نیکی کئی دفعہ کہا جا رہا ہے کہ وہ سب ظاہر کر دی جائیں گی۔ لیکن بُرائی صرف وہاں موجود ہو گی۔

پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا(۷) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا(۸) سُوۡرَۃُ الزّلزَلة۔ آیت 7-8

اپنے آپ کو میدانِ محشر میں محسوس کریں۔ کیسا محسوس کرینگے؟ ہر کوئی یہ چاہتا ہو گا کہ ہمارے اور ہمارے گناہ کے درمیان فاصلہ پیدا ہو جائے۔

نماز شروع کرتے وقت ایک دُعا یہ بھی پڑھی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔

اللہ سے ڈریں۔ اللہ کا ڈر ہمیں برائی سے روکے گا اور اچھائی کی طرف لے کر جائے گا۔ جو ہمارے اندر اور باہر کی ہر بات جانتا ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ ۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ
بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

اللہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ وہ ہمیں آگ میں نہیں پھینکنا چاہتا۔ ہم کیوں یہود و نصاریٰ کی نقل کریں؟ ہم کیوں مشرکوں اور کفار کے تہوار منائیں۔ کیا اُمتِ محمدیہ دین اس لئے دیا گیا ہے؟

کفار اور اہلِ کتاب کے طور طریقوں سے نفرت کریں۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۳۱﴾ کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

رسول کے طریقے پر عمل کریں۔ منافق رسولؐ کا طریقہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ اُسے اللہ کے نبیؐ کی پیروی پسند نہیں۔ رسولؐ کے طریقے پسند کریں۔ کتنی بڑی بات ہے؟ اللہ ہم سے محبت کرے گا۔ اللہ پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔

یہ اتّباع کا پہلا درجہ ہے۔ اللہ کے نبیؐ کو رول ماڈل، مثال بنالو۔ اتباع کے معنی کہ وہ کچھ کر رہے تھے اُن کو دیکھ کر تم بھی شروع کر دو۔ بغیر اُن کے کہے تم بھی کرو۔ یہ بہت بڑا مقام ہے۔

دوسرا درجہ، رسولؐ جو کہتے ہیں اُس کو خوشی سے کرو۔ اطاعت کرو۔ مان لو، عمل ویسے کرو جیسے حکم دے گیا۔

اطاعت۔ خوشی یا ناخوشی سے کرو۔ لیکن کرو ضرور۔

اللہ کے نبیؐ نے کوئی مکان، جائیداد نہیں بنائی۔ تم بھی نہ کرو۔ نبیؐ نے اپنی توانائی اور وقت اللہ کی راہ میں لگادی۔ تم بھی علم پھیلاؤ، اللہ کا پیغام سب کو دو۔ سب یہ نہیں کر سکتے۔ کچھ لوگ کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو اتباع کے درجے پر رکھتے ہیں۔

اطاعت لازم ہے۔ مسلمان کو وہی کرنا ہے جس کا اللہ اور اُس کے رسولؐ نے حکم دے دیا۔ اب اگر نہ کیا تو اللہ ناراض ہو گا۔ اگر اللہ کے نبیؐ اور صحابہ کرامؓ جیسی زندگی نہیں گزار سکتے تو پھر اطاعت کرنا تو لازمی ہے۔

بندۂ مومن وہ ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں لیکن جب جہاں ضرورت پڑی تو اللہ سے لے لونگا۔

اللہ کے نبیؐ نے اپنی زندگی ایسی گزاری۔ اطاعت تو کرنی پڑے گی۔ تو ضروری ہے کہ اس کو دِل کی خوشی بنالو۔ اللہ کے احکام کو ہنستے ہوئے کرو۔ منہ بسور کر کام نہ کریں۔ اللہ کے کام خوشی خوشی کریں۔ اللہ بے نیاز ہے، اللہ کو ہمارے نیک کام اور عبادات کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک دفعہ صحابیؓ اللہ کے نبیؐ سے ملنے آئے تو کُرتے کے بٹن نہیں لگے تھے۔ اُن صحابیؓ نے ساری زندگی کُرتے کو بٹن نہیں لگائے۔ اللہ کے نبیؐ مانگ نہیں نکالتے تھے یہود کو مدینہ میں بال ایسے بناتے دیکھا تو مانگ نکالنا شروع کر دی۔ ہمارے نبیؐ تو اہلِ کتاب سے الگ اور مختلف کام کریں تا کہ مسلمان پہچانے جائیں۔ ہمارا عمل کیا کہتا ہے؟

آج کے سبق سے کیا سبق سیکھا؟

اللہ جب دین دیتا ہے تو دین میں رُخصت تو ہوتی ہے لیکن کچھ لوگ دین میں تبدیلی کر کے اپنی خواہش کے مطابق بنا لیتے ہیں۔

کس طرح سے لوگ دین کے مقابلے میں خواہشات لیتے ہیں؟ اپنا محاسبہ کریں۔ ہم سب انسان ہیں۔ اللہ کو سب خبر ہے۔ ہم ایک دن میں گناہ پروف نہیں بن جائینگے۔ لیکن اللہ سے ڈرتے رہیں اور اپنے آپ کو بہتر سے بہترین بناتے جائیں۔ دین زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ ہماری تربیت کرتے ہیں۔ اصل بات اپنے عمل کو بدلنا ہے۔ مُتّقی وہی ہے جس کو اپنی اصلاح کی فکر لگ جائے۔

ہمیں یہ کیسے پتا چلے کہ ہم بہتر ہو رہے ہیں؟ ہمارے گھر میں خرابی ہو تو کوئی ایکسپرٹ ہی بتا سکے گا۔ جب بنیاد خراب ہوتی ہے تو اوپر عمارت بھی خراب ہونے لگتی ہے۔ اس لئے پہلے اپنا عقیدہ دُرست کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ ہم کوئی عمل نیکی سمجھ کر کریں اور پھر وہ اللہ کے حضور قبول ہی نہ کیا جائے۔ اس لئے نیکی وہی ہے جس کی تفصیل ہمیں قرآن وحدیثِ رسولؐ سے ملتی ہے۔

توہمارا رہن سہن کیسا ہونا چاہئے؟زندگی کو دین کے تابع کریں۔

غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں؟ سب انسان بندے اللہ کے ہیں۔اللہ سب سے محبت کرتا ہے۔حدیثؐ کے مطابق اللہ ستّر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔اللہ سب کی بھلائی چاہتا ہے۔اللہ کسی کو جہنّم میں پھینکنا نہیں چاہتا۔اللہ نے ہدایت کے لئے رسولؐ بھیج دیئے۔فطرت، عقل،وحی،کتاب ہر چیز ہماری رہنمائی کرتی ہے اور بول کر کہتی ہے کہ اللہ ایک ہے اور اللہ ہی اصل مالک ہے۔

ہمارے سب کے ساتھ تعلقات ایک جیسے نہیں ہوتے۔

پہلا درجہ معاملات:عام طور پر ہمارا عام تعلق سب سے ہوتا ہے۔جہاں ضرورت ہو وہاں اُتنا ہی تعلق ہوتا ہے۔دکان پر گئے،بس میں سفر کیا۔کسی کو راستہ بتادیا۔سب کے ساتھ معاملات جائز ہیں۔ تجارت،کاروبار،نوکری کرسکتے ہیں۔کچھ لوگ مسلم سٹور ہی سے چیزیں خریدتے ہیں۔(تاکہ مسلمان بھائی کو فائدہ ہو)کچھ اِسلئے مسلمان سٹور سے خریدتے ہیں کہ انہوں نے شراب اور حرام چیزیں نہیں رکھی ہوئیں تو وہاں سے سامان لیتے ہیں۔یہ آپ کے ایمان کا درجہ ہے لیکن آپ کو غیر مسلموں کے ساتھ عام معاملات کی اجازت ہے۔جتنا ہوسکے اللہ سے ڈر کر رہیں۔

دوسرا درجہ مدارات۔مہمان نوازی۔خوش اخلاقی،دوستانہ برتاؤ۔اسلام نے ہمیں اَدب اور احترام کرنے کی تلقین کی ہے۔تو سب کی عزّت کرنی ہے،خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔مسلمان کو سلام کریں (حدیثؐ کا خلاصہ ہے کہ قیامت کے قریب لوگ صرف اپنے جاننے والوں کو سلام کرینگے۔ آپ سب کو سلام کریں)۔۔غیر مسلموں کے ساتھ سے بھی مسکرا کر بات کریں۔غیر مسلموں کے

ساتھ بھی خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اپنے اچھے اخلاق سے متاثر کریں تا کہ اُن کو اسلام اور مسلمان سے دلچسپی پیدا ہو۔ اپنے آپ کو اسلام کے نمائندے بنا کر پیش کریں۔

ہمسائیوں کو اپنے کھانے دیں۔ سفر کے دوران اپنا کھانا پیش کر دیں۔ غیر مسلموں کے کھانے کھا سکتے ہیں لیکن حلال ہو۔ کسی بُت یا دیوی کے نام سے نہ بنایا گیا ہو۔ حلال کھانے کی اجازت ہے۔

تیسرا تعلق مواسات کا ہے۔ ہمدری، خیر خواہی۔ کہیں غیر مسلم مشکل میں ہے، بھوکا ہے، کھانا دیں۔ مدد کر دیں۔ کہیں زلزلہ یا سیلاب آ گیا تو مدد کر دیں۔

چوتھا تعلق ولایت کا ہے۔ قلبی لگاؤ۔ گہری دوستی۔ ہمراز بنانا۔ اس کی اجازت نہیں ہے۔ جہاں کوئی اجنبیت نہ رہے۔ وہ آپ جیسے آپ اُن جیسے۔

صرف اس چیز کی اجازت نہیں۔ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا۔ سب کچھ اپنے دوست جیسا۔

حدیث ؐمیں ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پھر اُن کے کپڑے اچھے لگتے ہیں۔ اُن کے تہوار مناتے ہیں۔

ہم نے اللہ کا بننا ہے۔ اللہ سے تعلق مضبوط کریں۔ ہم نے اُن جیسا نہیں بننا جنھوں نے اللہ سے نافرمانی کی ہے۔ ہم نے اپنے رہنے سہنے سے اللہ کے بندے نظر آنا ہے۔ جو دین اسلام کو ٹھکرائے گا ہم اُن کو اپنا ہمراز نہیں بنائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کا دِل خود کہے کہ میرے اللہ کو یہ بات کیسی لگے گی؟ ہم ہر بات میں فتویٰ لینے نہ چل پڑیں۔ اللہ سے محبت کریں اور اُس کے تقاضے نبھائیں۔ یہ فتویٰ کی بات نہیں تقویٰ کی بات ہے۔

ہم جن سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں کوئی نہیں بتاتا کہ اُن سے کیسے اظہار کریں؟ اُن کے ساتھ کیسا تعلق ہو؟ ہماری محبت ہمارے ہر ہر عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ایک صحابیؓ نے مکّہ والوں کو بتادیا کہ نبیؐ فتحِ مکّہ کے لئے آرہے ہیں، اپنا بچاؤ کرلو۔ تو یہ بات ناپسند کی گئی تھی کہ مشرکین سے دوستیاں نہ نبھاؤ۔ ایک موقع پر جب ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کی خواہش کی تو منع کر دیا گیا تھا اللہ کے دشمن کی بیٹی مسلمان کی بیوی نہیں بنے گی۔

ہم نے یہی دیکھنا ہے کہ جو اللہ کا نافرمان ہے ہمیں وہ کیسا لگتا ہے؟ میں نے اللہ سے محبت بڑھانی ہے۔ اللہ ہمیں اچھا لگے گا تو پھر مسلمان بھی اچھے لگیں گے۔ حدیثِ رسولؐ کا خلاصہ ہے کہ جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کی خاطر دشمنی کی تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔ یہ موضوع قرآن میں آگے بھی تفصیل سے آئے گا۔

اپنی جان مال کو تو بچائیں اور اپنے عقدے کو بھی بچائیں۔ ہم آج کل کنفیوز ہیں کہ صحیح اور غلط کیا ہے۔ علم حاصل کریں اور قرآن و سُنتِ رسولؐ سے رہنمائی لیں۔

حضرت معاذؓ نے قرض کی شکایت کی تو اللہ کے نبیؐ نے انہیں یہ دعا سکھائی کہ اُحد پہاڑ جتنا بھی قرض ہو گا تو ادا ہو جائے گا۔ آپ بھی یہ دعا پڑھیں اور اللہ سے مدد مانگیں کہ آپ کے قرض کی ادائیگی ہو جائے۔ وعن أنسِ بنِ مالكٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لمعاذٍ: ألا أُعلِّمُك دعاءً تدْعو به لو كانَ عليكَ مثلُ جَبلِ أُحُدٍ دينًا لأدَّاهُ اللهُ عنكَ؟ قلْ يا معاذُ:

(اللهمّ مالِكَ المُلْكِ تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تشاءُ، وتَنْزِعُ المُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ، وتُذِلُّ مَنْ تَشاءُ، بِيَدِكَ الخَيْرُ إِنَّكَ على كلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. رَحمنَ الدنيا والآخِرة ورحيمَهما، تُعْطِيهما مَنْ تشاءُ، وتَمْنَعُ منهما مَنْ تشاء، ارْحَمْني رَحْمَةً تُغْنِيني بها عن رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ)." رواه الطبراني في الصغير بإسناد جيد

وحسنه الألباني في صحيح الترغيب والترهيب: 1821

آگے سے قرض لینے چھوڑ دیں۔ قرض صرف مجبوری میں جائز ہے۔

31-32 آیت۔ یعنی ایمان کا امتحان اور ہمارے لئے چیک لسٹ۔ ہم اللہ کے نبیؐ کی اطاعت کیسے کرتے ہیں اور کتنی کرتے ہیں؟ اللہ سے پیار ہے تو نبیؐ کی پیروی کرو۔ صبح کا آغاز نبیؐ کی طرح کرینگے تو سارا دن بابرکت ہو گا۔ اللہ کے نبیؐ جو کہیں وہ کرنا لازمی ہے۔ جیسا اللہ کے نبیؐ نے عمل کیا بس اُنہی کو اپنے سامنے نمونہ رکھو، اُسی طرح وہ عمل کرو۔ جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔ اُنہی کی طرح بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے لئے set criteria دے دیا گیا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ثواب اور گناہ تو ایک طرف ہم نے وہی کرنا ہے جو نبیؐ نے کیا۔ ہماری محبت کا تقاضہ ہے کہ ہم صرف اور صرف اللہ کے نبیؐ کی پیروی کریں۔ پھر ہی ہم اللہ کو پیارے ہونگے۔ اللہ کی محبت تب ہی ملے گی جب ہم اللہ کے نبیؐ جیسا بنیں گے۔

اللہ کی محبت بندۂ مومن کی اصل دولت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ کی محبت مل جائے تو اللہ کے نبیؐ کی پیروی کریں۔ دنیا میں بھی لوگ مشہور لوگوں کی نقل کرتے ہیں۔ مثال سگریٹ، کپڑے وغیرہ۔

سارا سال، سارے دن ہمیں اللہ کے نبیؐ کی پیروی کرنی ہے۔ حدیثؐ سیکھنے اور رسولؐ کی پیروی کو صرف رمضان اور ربیع الاوّل تک محدود نہ رکھیں۔

ہمارا زندگی کا مقصد اللہ کے رسولؐ کی اتباع اور اطاعت کرنی ہے۔